دار الافتاء

بگرامی قدر حضرت مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بعد سلام عرض ہے کہ مندرجہ ذیل مسئلہ میں رہنمائی درکار ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں۔

میرا نام محمد خالد ولد محمد شاہد ہے۔ آج سے تقریباً 20 سال قبل غالباً 1996 میں اپنے دو بڑے بھائی محمد طارق اور محمد زاہد کو کاروبار کیلئے اپنی دو دکانیں بیچ کر جو رقم تقریباً 2800000 (اٹھائیس لاکھ) میں بکی تھیں

27 لاکھ روپے میں نے دونوں بھائیوں کو دیئے کاروبار کیلئے۔ بھائیوں نے ایک سال تک کچھ نفع دیا مارکیٹ کے حساب سے اور میری دکان کا کرایہ بھی جو میں نے لی تھی کر دیئے تھے۔ اسکے بعد خاموشی اختیار کرلی۔ اور نفع دینا بند کر دیا۔ آج ان دو دکانوں کی قیمت پانچ چھ کروڑ ہے جو میں نے فروخت کر کے انہیں دی تھیں۔

رقم میں سونے کی مد میں لی تھی لیکن بعد میں اس سے بھی مکر گئے اگر آج سونے کا حساب بھی کریں تو سونے کی رقم بھی 40 یا 45 کروڑ بنتی ہے عرصہ 20 سال سے میں انتہائی پریشانی کے عالم میں ہوں روز بروز اس میں اضافہ ہو رہا ہے اور دونوں بھائی رقم دینے کا نام نہیں لیتے اور نہ ہی اس کا منافع دیتے ہیں جبکہ دونوں اپنا کاروبار کر رہے ہیں۔

میں چاہتا ہوں کم از کم میری وہ رقم مجھے لوٹا دیں جو میں نے دی تھی البتہ اس رقم میں سے 7 لاکھ روپے فلیٹ بیچ کر فلیٹ اپنی طرف کر لیا تھا باقی 20 لاکھ روپے انکی طرف باقی ہیں۔

محمد خالد وسیم بلڈنگ

دستخط

گلشن اقبال کراچی

0334-3754797

وضاحت:* جو رقم میں نے اپنے بھائیوں کو کاروبار کرنے کے لیے دی تھی رقم دیتے وقت نفع کا کوئی تعین نہیں کیا گیا تھا اور نہ ہی نقصان کا ذکر کیا گیا تھا۔ اور نہ ہی نفع نقصان میں شرکت کا کوئی ذکر ہوا تھا۔

* پہلے یہ طے ہوا تھا کہ وہ دونوں بھائی میری رقم سونے کے بھاؤ سے واپس کرینگے۔ لیکن بعد میں ان دونوں نے سونے کے بھاؤ کے مطابق ادائیگی سے انکار کر دیا، اور چار و ناچار میں بھی اس پر خاموش رہا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

سوال میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق سائل نے اپنے بھائیوں کو ۲۷ لاکھ روپے کاروبار کرنے کے لیے بطورِ شرکت دیئے تھے۔ لیکن رقم دیتے وقت نفع نقصان میں شرکت اور نفع کی تعیین نہیں ہوئی تھی، لہذا شرعاً یہ شرکت فاسدہ ہے، اور شرکتِ فاسدہ کا حکم یہ ہے کہ اس میں ہر شریک کا نفع اس کے سرمائے کے بقدر ہوتا ہے۔ لہذا مسئولہ صورت میں اب تک مذکورہ کاروبار میں جو نفع ہوا ہے، اس میں سائل اپنے لگائے گئے سرمائے کے بقدر شریک ہے۔ لہذا سائل کے بھائیوں پر لازم ہے کہ وہ سائل کے حصے کے نفع کی رقم سائل کو ادا کریں۔ نیز اگر سائل مذکورہ کاروبار سے اپنی شرکت ختم کرنا چاہے تو وہ اپنا سرمایہ اس کاروبار سے نکال سکتا ہے۔

الفتاوى الهندية (2/ 302):

وأن يكون الربح معلوم القدر، فإن كان مجهولا تفسد الشركة

الدر المختار - (4/ 326)

(والربح في الشركة الفاسدة بقدر المال، ولا عبرة بشرط الفضل) فلو كل المال لأحدهما فللآخر أجر مثله كما لو دفع دابته لرجل ليؤجرها والأجر بينهما، فالشركة فاسدة والربح للمالك وللآخر أجر مثله

مشكاة المصابيح (رقم الحديث: 2907):

عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: مطل الغني ظلم وإذا أتبع أحدكم على مليء فليتبع.......والله اعلم بالصواب

محمد دانش رفیق عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

بیت المکرم گلشن اقبال

۱۷ محرم الحرام ۱۴۳۸ھ/19 اکتوبر 2016

الجواب صحیح

۲۱/۱/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفرلہ

۱۲/۱/۱۴۳۸ھ

دار الافتاء